مرثیہ

دعا اور صحیفۂ کاملہ

تعداد بند..... ۱۰۵

www.emarsiya.com

رباعی

دنیا کے الم خوشی سے سہنے والے
مصروف غم شاہ میں رہنے والے
دیتی ہیں دعا دل سے یہ زہرا ان کو
جیتے رہیں یا حسین کہنے والے

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعا اور صحیفۂ کاملہ

(۱)

خلقت کا ایک رازِ پُراسرار ہے بشر
شبنم مزاج ہے تو شرربار ہے بشر
گاہے خزف ، گہے در شہوار ہے بشر
ہے شاخِ گل کہیں ، کہیں تلوار ہے بشر
مجبوریوں کی حد میں جو مختار ہوگیا
اپنی انا میں آپ گرفتار ہوگیا

(۲)

خلقت میں اس کی ہو گئے یکجا جو خاک و باد
ہے خاکسار ہو کے ہوا و ہوس نہاد
ہے آگ بھی جو عنصرِ طبعِ جنوں نژاد
آتش مزاجیوں سے طبیعت میں ہے فساد
پانی جو تین ثلث ہے اس کے وجود میں
کشتیٔ جاں رواں ہے یمِ ہست و بود میں

www.emarsiya.com

(۳)

یہ شعلہ و شرر بھی ہے ، آب و حباب بھی
خو میں صبا مزاج بھی صرصر رکاب بھی
اک مشت خاک و ذرۂ بے آب و تاب بھی
برج شرف میں آئے تو ہے آفتاب بھی
چاہے تو دیو نفس کو دم میں پچھاڑ دے
گر سرکشی پہ آئے تو دنیا اجاڑ دے

(۴)

لازم جو تھا کہ چاروں عناصر کا یہ قوام
اک اعتدال و حسن تناسب کا ہے جو نام
اس حسن سے ہو احسن تقویم کا کلام
جیسے شرابیں مل کے بڑھاتی ہیں کیف جام
لازم ہے اعتدال میں بیشی کمی نہ ہو
کیا لطف گر سلیقہ سے محفل جمی نہ ہو

(۵)

رکھنا تھا جو درست عناصر کا یہ قوام
خلاق جز و کل نے کیا اس کا انتظام
بھیجے طبیب حاذق و شافی و نیک نام
وہ جن کے آستاں تھے شفاخانۂ عوام
لائے تھے اپنے ساتھ جو نسخے علاج کے
حکمت میں فرد تھے وہ معالج سماج کے

www.emarsiya.com

(۶)

نسخے علاج روح کے تھے اتنے کامیاب
ہونے نہ دیں قوام عناصر کو جو خراب
مٹی کا ہو جمود کہ پانی کا اضطراب
شہ زوریاں ہوا کی کہ آتش کا التہاب
آئے نہ فرق ان کے جلال و جمال میں
اپنی جگہ رہیں یہ حد اعتدال میں

(۷)

عنصر ہوا کا مائل حرص و ہوا نہ ہو
پانی حیات بخش ہو، سیل بلا نہ ہو
مٹی سے انکسار کا جوہر جدا نہ ہو
انساں غرور و کبر سے خود کبریا نہ ہو
آتش بھڑک کے لائے نہ راہِ فساد پر
مائل کرے یہ نفس سے اس کو جہاد پر

(۸)

اس کے لیئے طبیب خدا نے جو چن لیئے
آدم سے تا بہ ختمِ رسل سب نبی ہوئے
واقف انھوں نے کرکے گناہ و ثواب سے
انسان کو فلاح کے رستے دکھا دیئے
یہ تاکہ باخبر ہو عمل کے مآل سے
اس کے قدم ہٹیں نہ رہِ اعتدال سے

www.emarsiya.com

(۹)

آئے صحیفے لے کے جو دنیا میں انبیا
نسخہ علاجِ روح کا اک اک تھا بے بہا
لیکن بدلتے دور میں جوں جوں مرض بڑھا
تو اک کے بعد دوسرا نسخہ عطا ہوا
توریت سے جو معصیتوں کی دوا ملی
انجیل سے ہر ایک طرح کی شفا ملی

(۱۰)

عیسیٰ نے گر طریقِ ہدایت بتا دیئے
مردے بھی ایک نسخہ قم سے جلا دیئے
لوگوں نے جب یہ سارے طریقے بھلا دیئے
قرآن نے نجات کے رستے دکھا دیئے
گو ہر کتاب اپنی جگہ لاجواب ہے
قرآن ان کتابوں میں ام الکتاب ہے

(۱۱)

ذہنِ بشر سے شر کو مٹاتی ہے یہ کتاب
آتش مزاجیوں کو بجھاتی ہے یہ کتاب
انساں کو خاکسار بناتی ہے یہ کتاب
حرص و ہوا کے قصر کو ڈھاتی ہے یہ کتاب
جتنے بھی نسخے آئے ہدایت کے باب میں
سب کا نچوڑ آگیا ام الکتاب میں

www.emarsiya.com

(۱۲)

اب بھی جو معصیت پہ ہو مائل کوئی بشر
اب بھی اگر لذائذ دنیا پہ ہو نظر
اب بھی بشر میں کروٹیں لیتا رہے جو شر
اب بھی جو عنصر آگ کا حاوی ہو خاک پر
مجبور ہو کے اس سے بشر جو خطا کرے
پھر بہر مغفرت وہ کہاں جائے ؟ کیا کرے ؟

(۱۳)

ہے خالق بشر تو مگر رحمت تمام
وہ جانتا تھا ہے جو عناصر کا یہ قوام
اس کو بگاڑنا ہی ہے ابلیسیت کا کام
اس واسطے خدا نے کیا یہ بھی انتظام
خود عفو کی طلب کا طریقہ سکھا دیا
انسان کو دعاؤں کا نسخہ بتا دیا

(۱۴)

خالق نے دی جو حضرت داؤد کو زبور
اس میں فقط دعائیں تھیں اللہ کے حضور
جس سے کھلا یہ راز کہ ہر بندہ غفور
دل سے کرے دعا تو ضرر سے بچے ضرور
جب وہ زبور آئی تھی وہ دور اور ہے
اب یہ زبور آل محمدؐ کا دور ہے

www.emarsiya.com

(۱۵)

اے دل ، جو فکر عفوِ گناہ و قصور ہو
ذکرِ زبور آلِ محمدؐ ضرور ہو
جاری سبیلِ رحمت ربِ غفور ہو
سب کو حصول لذت کیف و سرور ہو
ہر سطر ہو جو موجِ شرابِ ولا مجھے
اک اک ورق صحیفہ کا ہو میکدا مجھے

(۱۶)

صلِّ علیٰ وہ میکدہ حق کا در کھلا
اللہ کے کرم کی اٹھی جھوم کر گھٹا
بس اب خدا کے نام سے ہو دور ساقیا
جامِ دعا میں مجھ کو مئے مغفرت پلا
چھینٹوں سے جس کے سرد شرارِ عذاب ہو
منبر پہ جو پیئوں تو زیادہ ثواب ہو

(۱۷)

ساقی ، خدا کے نام پہ جامِ ولا پلا
نشہ اتر رہا ہے ، بس اب جلد لا ، پلا
جب تک ہے معصیت کا مری سلسلہ ، پلا
رحمت بھی کہہ رہی ہے کہ ہاں ہاں پلا پلا
ساغر مئے کرم کے بصد اہتمام دے
اک اک گناہ پر اسے ایک ایک جام دے

www.emarsiya.com

(۱۸)

ساقی ، یہ میکدہ ، یہ صحیفہ دعاؤں کا
ایک ایک حرف جس کا ہے جامِ مئے ولا
ہر سطر موجِ بادۂ عرفانِ کبریا
پی کر جسے معاف ہو رندوں کی ہر خطا
کیوں صرف ساغرِ مئے عرفاں کہیں اسے
جائز ہے گر دعاؤں کا قرآں کہیں اسے

(۱۹)

واللہ ، کیا صحیفۂ کامل ہے یہ کتاب
حق کے نصاب عفو میں داخل ہے یہ کتاب
سوز و گداز قلب کا حاصل ہے یہ کتاب
دل ہے شکستہ ناؤ تو ساحل ہے یہ کتاب
قرآں کا حاشیہ ہے ، ہدایت شعار ہے
یہ منزل تقربِ پروردگار ہے

(۲۰)

اس کی دعاؤں میں مئے عرفاں کا ہے مزا
اک جاودانہ کیف یہ کردیتی ہے عطا
دیتی ہے یہ خدا سے تکلم حوصلا
کوئی بھی اس وسیلے سے مانگے اگر دعا
خالق زباں کو اس کی وہ حسنِ مقال دے
لفظوں میں جو نزاکتِ احساس ڈھال دے

www.emarsiya.com

(۲۱)

اس میں بھی ہے یہ حکم کہ انساں دعا کرے
اور بدگمان ہو نہ دعا کے مآل سے
دستک جو بار بار کوئی در پہ آ کے دے
دروازہ کھل ہی جاتا ہے سائل کے واسطے
ہاں، شرط ہے دعا میں خضوع و خشوع ہو
پوری طرح خدا کی طرف دل رجوع ہو

(۲۲)

قرآں میں بھی خدا نے یہ ارشاد کر دیا
کرتا ہوں میں قبول جو مانگے کوئی دعا
ہے کون بےنواؤں کی سنتا ہے جو نوا
"ادعونی استجب لکم" اس نے ہی تو کہا
جب تو دعا عبادتِ ربِ غفور ہے
اس سے نہ مانگنا بھی دلیلِ غرور ہے

(۲۳)

حمدِ خدا بھی ایک وسیلہ دعا کا ہے
نعتِ نبیؐ بھی ایک وظیفہ دعا کا ہے
مدحِ علیؑ بھی ایک طریقہ دعا کا ہے
مدحت نبیؐ کی آلؑ کی نسخہ دعا کا ہے
ہو مدح گر خدا و نبیؐ و وزیر کی
بھر جائے ایک آن میں جھولی فقیر کی

www.emarsiya.com

(۲۴)

ہم سے گناہگاروں کا تو اس میں ذکر کیا
خاصانِ کبریا کا بھی دستور ہے دعا
شیوہ اسے بناتے ہیں اپنا سب اولیا
کرتے ہیں اپنے رب سے دعا سارے انبیا
مستغنی اس سے کوئی نہیں شش جہات میں
سب مانگتے ہیں اس سے دعا کائنات میں

(۲۵)

تعلیم کی گئی ہمیں ہر کام میں دعا
عفو گناہ و رحمت و اکرام کی دعا
آلام میں دفیعۂ آلام کی دعا
اک اک نفس کی ہر سحر و شام کی دعا
حرفِ دعا قرار دل بے قرار ہے
وجہ نزول رحمت پروردگار ہے

(۲۶)

کہہ کر "اجیب دعوۃ الداع اذا دعان"
اپنی ربوبیت کی بتائی ہے اس نے شان
اب جو قبولیت کی طرف سے ہو بدگمان
دست دعا ہیں اس کے کہ ٹوٹی ہوئی کمان
یا تو یہ ہے دعا کا سلیقہ نہیں اسے
یا یوں کہوں خدا پہ بھروسہ نہیں اسے

(۱) "پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔" (قرآن مجید)

www.emarsiya.com

(۲۷)

میں بھی گناہگار ہوں اے ربِ ذوالجلال
جکڑا ہوا ہے میرا گناہوں میں بال بال
تڑپائے کیوں نہ دل کو ترے قہر کا خیال
ظاہر بظاہر ان کا جہنم ہی ہے مآل
لائق تو عفو کے مری کوئی خطا نہیں
میرے گناہ تیرے کرم سے سوا نہیں

(۲۸)

میں عاجز و حقیر ہوں ، تو قادر و عظیم
میں عاصی و ذلیل ، ہوں تو راحم و رحیم
میں لقمہ حیم ہوں تو خالقِ حیم
میں بندۂ اثیم ہوں ، تو محسن و کریم
میری مجال ! تجھ سے بغاوت کیا کروں
افسوس نفس آئے جو غالب تو کیا کروں

(۲۹)

تو پردہ پوشِ عیب ہے ، میرے گنہ چھپا
عصیاں پہ میرے ڈال دے رحمت کی تو ردا
مائل بہ عدل ہو تو مجھے آگ میں جلا
لیکن مرے رحیم ، یہ تو رحم کی ہے جا
پروردگار ، تو نہ اگر رحم کھائے گا
مجھ کو ترے عذاب سے کون اب بچائے گا ؟

www.emarsiya.com

(۳۰)

تو میری آرزوؤں کا مرکز ہے اے خدا
قرآن میں یہ تیری ضمانت ہے جا بجا
میں مانگوں تو قبول کرے گا مری دعا
جب تو مجھے ہوا یہ دعاؤں کا حوصلا
اعمال پر نظر ہو تو بخشش محال ہے
تو بخش دے تو یہ کرم بے مثال ہے

(۳۱)

یا رب ، مرے گناہوں کی زنجیر توڑ دے
حسن عمل سے فکر کے رشتے کو جوڑ دے
ساغر میں دل کے زمزم و کوثر نچوڑ دے
سوئے ہوئے مذاق سخن کو جھنجھوڑ دے
ہے فکر ذکر حضرت زین العباؑ مجھے
وہ جن کی اک عطا ہے یہ ذوق دعا مجھے

(۳۲)

حضرتؑ کا ذکر میں کروں ، مجکو کہاں یہ تاب
ذرہ کہاں زمیں کا ، کہاں حق کا آفتاب
بے علم و بے ہنر ہوں میں ، وہ صاحب کتاب
وہ مالک بہشت ہے ، میں خانماں خراب
منزل کو رہروان رہ حق سے پوچھیئے
ان کی فضیلتیں تو فرزدق سے پوچھیئے

www.emarsiya.com

(۳۹)

کعبہ میں جب طلوع یہ مہر کرم ہوا
روشن تمام جلوۂ حق سے حرم ہوا
ظاہر امامِ وقت کا جب یوں حشم ہوا
ہر اک ادب سے صورتِ محراب خم ہوا
کعبہ کھل اٹھا قلبِ تولائی کی طرح
مجمع تمام چھٹنے لگا کائی کی طرح

(۴۰)

رستہ دیا ہر ایک نے ہٹ کر امام کو
مولاؑ گئے یہ رکنِ حطیم استلام کو
میزاب نے بھی سر کو جھکایا سلام کو
آنے لگے پسینے ولی عہدِ شام کو
دیکھے یہ مرتبے جو حرم میں امامؑ کے
اب سانپ لوٹنے لگے دل پر ہشام کے

(۴۱)

گھبرا کے ایک شامیٔ بے دیں نے یہ کہا
یہ کون ہے کہ جس کا ہے ایسا یہ مرتبا
دیتا جواب اس کا ہشام اس کو کیا بھلا
تھا مصلحت شناس تو انجان بن گیا
بس یہ دیا جواب کہ میں جانتا نہیں
ہوگا کوئی بھی شخص ، میں پہچانتا نہیں

www.emarsiya.com

(۴۲)

سن کر ابونواس فرزدق نے یہ جواب
محسوس اپنے دل میں کیا ایک پیچ و تاب
وہ افصح عرب وہ ثناخوان بوتراب
کرنے لگا ہشام سے اس طرح سے خطاب
تو جانتا نہیں کہ یہ ، آقائے جون ہے
آ میں تجھے بتاؤں کہ یہ شخص کون ہے

(۴۳)

یہ وہ ہے جس کے نقش کف پا کو دیکھ کے
بطحا کی سرزمین اسے چومنے لگے
تو جانتا نہیں اگر اس کو تو جان لے
پہچانتے ہیں کعبہ و حل و حرم اسے
اس کا پسر ہے آج یہ کل کبریائی میں
تھا بہترین خلق جو ساری خدائی میں

(۴۴)

ایک پیکر طہارت کردار ہیں یہی
تطہیر کے شرف کے سزاوار ہیں یہی
ہر متقی کے سید و سردار ہیں یہی
نور نگاہ احمد مختار ہیں یہی
جب تک قلم رواں سر لوح دوام ہے
اس ذات پر خدا کا درود و سلام ہے

www.emarsiya.com

(۴۵)

نام ان کا ہے علیؑ ، یہ ہیں بیٹے رسولؐ کے
پاتے ہیں سب امامِ ہدایت حضور سے
ان کے چچا تھے جعفر و حمزہ جو شیر تھے
یہ بات سچ ہے ، ان کی ولا کی قسم مجھے
یہ ابنِ فاطمہ ہیں جو بنت رسولؐ ہیں
نسواں میں سیدہ ہیں لقب میں بتولؑ ہیں

(۴۶)

بیٹے ہیں یہ علی کے جو تھے اشجعِ عرب
تھی ان کی تیغ تیغِ قضا ، جانتے ہیں سب
تو نے کہا جو اس سے برا قول ہی ہے کب
ہے کون ان کی مدح میں جس کے کھلیں نہ لب
اس کی طرف جو آپ بڑھیں جھومنے لگے
خود رکن بڑھ کے ان کے قدم چومنے لگے

(۴۷)

آتا ہے جب حطیم پہ یہ فخرِ روزگار
مس ہو کے ان سے کرتا ہے وہ آپ افتخار
ان کی جبیں سے نورِ ہدایت ہے جلوہ بار
مشرق میں جیسے مہرِ سحر تیرگی شکار
شجرہ کی زیب ہے جو رسولِ انام سے
سیرت کا حسن خود ہے عیاں ان کے نام سے

www.emarsiya.com

(۴۸)

تو ان کو جانتا نہیں حیرت تو ہے یہی
ہے روح و جانِ فاطمہ یہ دلبرِ علیؑ
نانا پر ان کے ختمِ رسالت خدا نے کی
سیرت بھی جن کی مثل عناصر کے پاک تھی
اس قول سے قریش کے کون آشنا نہیں
ان کے کرم کی کوئی حد و انتہا نہیں

(۴۹)

ہوتے ہیں مبتلائے مصیبت جو نامراد
بوجھ ان کا یہ اٹھاتے ہیں، کرتے ہیں ان کو شاد
شیریں شمائل ان کے ہیں، بخشش میں یہ جواد
سنتے ہیں گوشِ دل سے کلام ان کا حق نہاد
حسنِ کلامِ حق سے گہر رولتے ہیں یہ
جھڑتے ہیں پھول منھ سے اگر بولتے ہیں یہ

(۵۰)

روزِ ازل سے حق نے شرف کر دیئے عطا
جن کو قلم نے لوح پہ بہرِ سند لکھا
یہ ان کے دستِ جود و کرم میں جو ہے عصا
خوشبو اسی کی پھیلی ہے ہر سمت جا بجا
یہ وہ بلند بینی و عظمت نشان ہیں
اسلاف کا ہیں فخر، بزرگی کی شان ہیں

www.emarsiya.com

(۵۱)

حلم و کرم کا حسن بھی ، زینت بھی ہیں یہی
غیظ آئے گر تو شیر ہے یہ ضیغم علی
قہر و غضب سے ان کے قضا بھی ہے کانپتی
ایسا ہے پھر بھی خلق خدا میں کہیں کوئی
گردن پہ جس کی آپ کا بار کرم نہیں
احسان میں یہ اپنے بزرگوں سے کم نہیں

(۵۲)

عالی ہے طینت آپ کی ، اعلیٰ ہے مرتبا
وعدہ خلافی آپ کا شیوہ کہاں بھلا
دست عطا ہے آپ کا مصداق ہل اتیٰ
ان کے ہر اک ارادہ کی دانش پہ ہے بنا
عز و شرف نے ان کے بلندی وہ پائی ہے
جس تک کسی عرب نہ عجم کی رسائی ہے

(۵۳)

یہ دین ہے کہ مرکز الفت ہو ان کا گھر
یہ کفر ہے کہ ان سے عداوت کرے بشر
دامن سے آپ کے ہو تمسک نصیب اگر
وجہ نجات ہو یہ سر حشر سر بسر
ابر کرم ہیں قحط میں ، رن میں دلیر ہیں
خوف آئے سامنے تو یہ صحرا کے شیر ہیں

www.emarsiya.com

(۵۴)

یہ اہل زہد و صاحب تقویٰ کے ہیں امام
آتا ہے جب تجسس و تحقیق کا مقام
جب بہترین خلق کے بارے میں ہو کلام
لیتے ہیں سارے لوگ فقط آپ ہی کا نام
لازم ہے ذکر آپ کا ذکر خدا کے بعد
افضل یہی ہے تذکرۂ کبریا کے بعد

(۵۵)

ان کی ولا مٹاتی ہے رنج و الم تمام
ہیں نعمتیں کنیز تو احسان ہے غلام
کوئی ہزار جود و کرم میں ہو نیک نام
وہ اس صفت میں خاک نشیں ، یہ فلک مقام
فخر جہاں ہو ان کا جسے در نصیب ہو
جس پر کرم کریں وہ سکندر نصیب ہو

(۵۶)

زر ان کے پاس ہو کہ نہ ہو. فرق کچھ نہیں
دھارا کرم کا آپ کے رکتا نہیں کہیں
ان کے مکاں قریش میں ہیں نور آفریں
جیسے خزف کے ڈھیر میں ترشے ہوئے نگیں
آفت میں جو پناہ دیں ، وہ مستقر ہیں یہ
در پیش مسئلے ہوں تو حکمت کے گھر ہیں یہ

www.emarsiya.com

(۵۷)

آئیں مصیبتیں جو صحابہ پہ بھی کبھی
ان کی مدد بھی بے شک و بے ریب انھوں نے کی
رہتی ہیں آنکھیں ان کی حیا سے جھکی ہوئی
اوروں کی آنکھیں جھکتی ہیں ہیبت سے آپ کی
موج تبسم ان کے لبوں پر اگر نہ ہو
ان سے کسی کو تاب سخن عمر بھر نہ ہو

(۵۸)

کہتے ہیں لا فقط یہ تشہد کے باب میں
لفظ "نہیں" کو دخل نہیں اس جناب میں
غیر از تشہد ان کے کلام و خطاب میں
"لا" بھی نعم ہے ان کی سخا کے نصاب میں
دست کرم سے آپ کے دریا وہ بہہ گیا
اک اک کو شکوہ تنگیٔ دامن کا رہ گیا

(۵۹)

جد آپ کے محمدؐ خیر الانام ہیں
سارے قریش میں جو ذوی الاحترام ہیں
اور دوسرے علیؑ ہیں جو اعلیٰ مقام ہیں
جو نائب رسول ہیں، پہلے امام ہیں
عظمت پہ فتح مکہ کا محضر گواہ ہے
بدر و حنین و خندق و خیبر گواہ ہے

www.emarsiya.com

(۶۰)

حاصل جسے بھی معرفت اللہ کی ہوئی
ان کی ولا بھی حق کی طرف سے اسے ملی
گھر سے انہی کے ملتی ہے دنیا کو روشنی
جاگیر دیں کی ، دولت ایمان و آگہی
یوں مدح کی فرزدق شیریں کلام نے
تو شرم سے جھکا لیا سر اب ہشام نے

(۶۱)

یہ گفتگو ادھر تھی ، ادھر شاہ ذی حشم
مصروف تھے طواف میں کعبہ کے دم بدم
کرتے رہے دعائیں بہ میزاب و ملتزم
مسرور و شاد ان کی زیارت سے تھا حرم
ہوتی رہیں ہوائیں فدا جھوم جھوم کے
خود رکن کھل اٹھا لب جاں بخش چوم کے

(۶۲)

خود یہ خدا کے گھر میں سراپا نیاز ہیں
مصروف ذکر صورت شاہ حجاز ہیں
قدموں کے یہ نشان جو گلشن طراز ہیں
حجاج کو یہ نقش قدم جانماز ہیں
سجدے انھیں پہ کرتے ہیں سب کردگار کے
ہیں نقش پا کہ پھول کھلے ہیں بہار کے

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

(۶۳)

کعبہ میں آ کے زائر و حجاج نیک نام
کرتے ہی ملتزم پہ دعاؤں کا التزام
لیکن حطیم ان کی دعاؤں کا ہے مقام
کرتے ہیں آپ آ کے خدا سے جہاں کلام
پردہ حرم کا تھام کے جب گڑگڑاتے ہیں
سوزِ دعا سے ارض و سماً تھرتھراتے ہیں

(۶۴)

یہ خود امامِ وقت ہیں ، عصمت مآب ہیں
اقوال ان کے معنیٔ ام الکتاب ہیں
سجدوں کی کائنات ہیں یہ انتخاب ہیں
یہ خود شفیع منزل یوم حساب ہیں
زہد و ورع میں ان کا وہ اعلیٰ مقام ہے
اولیٰ کے ترک کا بھی تصور حرام ہے

(۶۵)

لیکن بلند کرتے ہیں دست دعا یہ جب
کرتے ہیں ایسی گریہ و زاری بصد تعب
حاضر ہو جیسے کوئی گنہ گار پیش رب
اور کر رہا ہے اپنے لیئے مغفرت طلب
ہوتا ہے اب وہ نطق کا در باز دیکھیئے
معصومؑ کی دعاؤں کا انداز دیکھیئے

(۶۶)

ہیں لفظ میرے ، آپ کا ہے مافی الضمیر
ہو عفو گر خطا ہو کہ عاجز ہے یہ فقیر
مفہوم ہے دعا کا کہ اے سامع و بصیر
قائم ، قدیم و قادر و حی ، عالم و خبیر
جس کا شریک جس کا کوئی دوسرا نہیں
تو وہ خدا ہے اور تو کوئی خدا نہیں

(۶۷)

یا رب ، ترے حضور ہے یہ میری التجا
تا درجۂ کمال ہو ایماں مجھے عطا
میرے عمل کو حسن عمل کی حدوں پہ ا
نیت بھی بہترین مجھے دے بہ انتہا
اخلاق کی بلندیاں کر دے عطا مجھے
عزت بھی دے غرور سے لیکن بچا مجھے

(۶۸)

میری خطائیں بڑھ گئی ہیں طول عمر سے
میں مستحق نہیں کہ معافی مجھے ملے
کچھ بھی تو میرے پاس نہیں ہے ترے لیئے
واجب جو تیرے فضل کو میرے لیئے کرے
خود میرا فیصلہ ہی جو میرے خلاف ہے
پھر تیرے فیصلے سے کسے اختلاف ہے

www.emarsiya.com

(۶۹)

سچ تو یہ ہے گناہوں نے دھوکہ دیا مجھے
اب کون ہے چھڑائے جو تیرے عذاب سے
تیرے حقوق مجھ پہ جو واجب ہیں ، بخش دے
مشکل ہے کیا ترے لیئے گر رحم تو کرے
محروم مغفرت سے تری گر رہوں گا میں
تیرے غضب کی آگ کو کیسے سہوں گا میں

(۷۰)

ہاتھوں کو جب یہ کرتے تھے پیشِ خدا بلند
اشکوں سے بھیگ جاتے تھے رخسار ارجمند
خوف خدا سے کانپتا تھا ان کا بند بند
جیسے بس اب حیات میں باقی نفس ہوں چند
جملے دعا کے اور جو دو چار ختم ہیں
بس اس کے بعد زیست کے آثار ختم ہیں

(۷۱)

دربار میں خدا کے ہو جو یوں بحالِ زار
کمزور و ناتوان و دل افگار و اشکبار
ناکردہ معصیت سے خجل اور شرمسار
خوف خدا سے لرزہ براندام و بے قرار
وہ آئے ہو کے قید جو دربارِ شام میں
پھر دیکھیئے جلال یہ اس کے کلام میں

www.emarsiya.com

(۷۲)

دربار وہ یزید کا ، وہ اک ہجومِ عام
تھے سات سو تو کرسی نشیں سینکڑوں غلام
بد ہیبت و مہیب و جفاخو سیاہ فام
تیغ و سناں سنبھالے ہوئے صف بہ صف تمام

ہیبت ملوکیت کی دکھانے کے واسطے
شاہی کا رعب و داب جمانے کے واسطے

(۷۳)

قیدی بھی ایک گوشے میں کچھ تھے بحالِ زار
مغموم ، اشکبار ، رسن بستہ ، بے قرار
یعنی جناب زینب و کلثوم دل فگار
پھر اور اہلِ بیتِ رسولِ فلک وقار

سجادِ زار بارِ قیادت لیئے ہوئے
گردن کو وزنِ طوقِ گراں خم کیئے ہوئے

(۷۴)

ایسے میں جب یزید کا نشہ سوا ہوا
چاہا کہ قیدیوں پہ زباں سے ہو اب جفا
اس طرح اک تو رعب بڑھے اقتدار کا
پھر اور یہ اسیر ہوں دہشت میں مبتلا

ہیبت سے جس کی یہ نہ زباں تک ہلا سکیں
رسوا ہوں اس طرح کہ نہ سر بھی اٹھا سکیں

www.emarsiya.com

(۷۵)

یہ سوچ کے یزید نے عابدؑ سے یہ کہا
دیکھا تمھارے ساتھ خدا نے یہ کیا کیا
بیعت نہ کی حسینؑ نے میری تو کیا ملا
شکر اس خدا کا جس نے انھیں قتل کر دیا
سمجھا تھا وہ یہ دیکھ کے حالت امام کی
دہشت سے ان کو تاب نہ ہوگی کلام کی

(۷۶)

اس کو خبر نہ تھی کہ یہ نسلاً دلیر ہیں
بچوں سے جس کے ازرق و اژدر بھی زیر ہیں
یہ کیا ڈریں گے ، آپ یہ جینے سے سیر ہیں
جد ان کے شیر حق تھے ، یہ شیروں کے شیر ہیں
سر جس نے حق پہ دے دیا ، یہ اس کے لال ہیں
یہ شیر بیشۂ اسد ذوالجلال ہیں

(۷۷)

آتے ہی گفتگو یہ زبانِ یزید پر
بپھرا وفورِ غیظ میں حیدرؑ کا شیرِ نر
بولے ڈپٹ کے ، بکتا ہے کیا ، او زبوں سیرؑ
الزام اپنے جرم کا اللہ پر نہ دھر
مارا ہے کب خدا نے شہ مشرقین کو
فوجوں نے تیری قتل کیا ہے حسینؑ کو

www.emarsiya.com

(۷۸)

میرے پدر نے تیرا کوئی حق نہیں لیا
فتنہ کوئی حسینؑ نے برپا نہیں کیا
تو نے کیا شہید جو بے جرم و بے خطا
ہاں ، تو ہی ذمہ دار ہے قتلِ حسینؑ کا
لعنت خدا کی ان پہ ہو جو نابکار ہیں
میرے پدر کے قتل کے جو ذمہ دار ہیں

(۷۹)

جو ہو اسیرِ طوق و سلاسل ، نحیف و زار
تلوار جس کے سر پہ کھنچی ہو ، وہ حق شعار
یوں سامنے یزید سے جابر کے بار بار
کرتا تھا جھوٹ اہلِ حکومت کا آشکار
لہجہ علی کا تھا جو لبِ حق شعار میں
اک شیر تھا کہ گونج رہا تھا کچھار میں

(۸۰)

دربار میں یزیدِ ستم گر کے سامنے
عابد نے یوں جو اس کے مظالم بیاں کیئے
اب تک جو قیدیوں ہی کو مجرم سمجھتے تھے
نفرت سے وہ یزید کو اب دیکھنے لگے
الزام قتلِ شہ کا جو ظالم کے سر گیا
چہرے کا رنگ اڑا جو ملمع اتر گیا

www.emarsiya.com

(۸۱)

دہشت سے تھا یزید کے چہرے کا رنگ زرد
رعب و جلال و دبدبہ سب ہو گئے تھے گرد
لرزہ تھا سارے جسم میں ، تھے ہاتھ پاؤں سرد
کہتا تھا اضطراب کہ دل میں اٹھا ہے درد
عابد نے ضرب تیغِ زباں کی لگائی تھی
یا ذوالفقار شیر خدا نے چلائی تھی

(۸۲)

دربار میں ہوا جو یزید اب ذلیل و خوار
عابد کے قتل کا دیا حکم اس نے ایک بار
یہ سن کے بولے عابد مضطر بصد وقار
کیا قتل سے ڈراتا ہے تو او جفا شعار
ہم تو ہوئے ہیں خلق شہادت کے واسطے
تیار رہ تو حشر کی ذلت کی واسطے

(۸۳)

تقدیر میں جو اس کی تھیں رسوائیاں مزید
اب مسجدِ دمشق میں لایا انھیں یزید
منبر پہ آیا ایک خطیب اس کا زرخرید
کرنے لگا وہ طعن علیؑ پر بہت شدید
یہ سن کے اس دلیر کے تیور بدل گئے
گویا خدا کے شیر کے تیور بدل گئے

www.emarsiya.com

(۸۴)

فرمایا اس سے ، بس ہو خموش او جفا شعار
او بد نصیب ، کندۂ دوزخ ، ذلیل و خوار
مخلوق کی خوشی کے لیئے تو نے نابکار
اللہ کے غضب کو خریدا ہے ، ہوشیار
او نامراد ، تیری زباں رنگ لائے گی
اب جلد تجھ کو آتشِ دوزخ جلائے گی

(۸۵)

یہ سن کے ڈر گیا وہ خطیبِ خبیث رو
منبر پہ اب گیا یہ امامِ رسول خو
نطق و بیاں کا فخر ، فصاحت کی آبرو
حمد خدا سے ہوگئی آغاز گفتگو
برسے گہر زبانِ فصاحت نشان سے
قرآں کے حرف کھیل رہے تھے زبان سے

(۸۶)

فرمایا پھر کہ لوگو ، خدائے قدیر نے
سخت امتحاں لیا ہے ہمارا بلاؤں سے
مخصوص ہیں ہمیں سے ہدایت کے سلسلے
ساری فضیلتیں ہیں ہمارے ہی واسطے
دشمن ہمارے قہر خدا سے قریب ہیں
لاریب سب کے سب یہ ہلاکت نصیب ہیں

www.emarsiya.com

(۸۷)

خلاق کائنات نے یہ چھ خصوصیات
ہم میں بہم کیئے ہیں بطورِ مسلمات
ہیں علم و حلم و جود و سخاوت کے یہ صفات
پھر ہیں شجاعت اور فصاحت کے معجزات
پھر یہ کہ مومنین کو الفت ہمیں سے ہے
ایمان ہے اگر تو مودت ہمیں سے ہے

(۸۸)

ہم میں ہی سے تھا فخرِ نبوت تھا جو نبیؐ
صدیق تھے ہمیں میں ابو طالبؑ ولی
جعفرؑ کہ جن کو کہتے ہو طیار تم سبھی
حمزہؑ ہیں سید الشہداؑ اور پھر علیؑ
شیر خدا ہیں ، فاتحِ بدر و حنین ہیں
بیٹے انھیں علیؑ کے حسنؑ اور حسینؑ ہیں

(۸۹)

سن لو کہ اس قتیلِ جفا کا ہوں میں پسر
باطل کے آگے جس نے جھکایا نہ اپنا سر
آغشتہ اپنے خوں میں پڑا ہے جو خاک پر
جس کے حرم پھرائے گئے ہیں یہ در بدر
وہ فاطمہؑ کی جاں ، دل احمد کا چین ہے
سبط نبی ہے ، اسم گرامی حسینؑ ہے

www.emarsiya.com

(۹۰)

اس شان سے جری نے جو اعلانِ حق کیا
دکھلا دی ایک ایک کو آنکھوں سے کربلا
مسجد میں اب یہ سنتے ہی شور بکا ہوا
گھبرا گیا یزید ، دیا حکم اذان کا
رسوائی سے جو بچنے کی نیت اس آن تھی
ظاہر ہے یہ اذان سیاسی اذان تھی

(۹۱)

آیا اذاں میں جیسے ہی ختمِ رسل کا نام
بولے خموش کرکے مؤذن کو یہ امام
ہاں اے یزید جن کو دیا حق نے یہ مقام
یہ تیرے جد تھے یا کہ میرے جد تھے لا کلام
بس اب صفیں نماز کی جو ٹوٹنے لگیں
نبضیں یزیدِ نحس کی خود چھوٹنے لگیں

(۹۲)

اب اس کے بعد قید کی ایذا تھی اور یہ شیر
زنداں تھا اور اہلِ حرم اور یہ دلیر
تھیں وہ مصیبتیں کہ تھے سب زندگی سے سیر
لیکن یزید کر نہ سکا حوصلوں کو زیر
آخر کو قید ہی میں سکینہ گزر گئی
منھ رکھ کے سر پہ باپ کے مظلوم مر گئی

www.emarsiya.com

(۹۳)

دیکھا یزید نحس نے یہ خواب ایک شب
روتے ہیں زار زار تڑپ کر رسولِ رب
چونک اٹھا سوتے سوتے لرز کر وہ بدنسب
فوراً دیا یہ حکم کہ قیدی رہا ہوں سب
تا دور بےکسوں کی رہائی کا غل گیا
تقدیر کی طرح در زنداں بھی کھل گیا

(۹۴)

ہو کر رہا دمشق ہی میں لے کے ایک گھر
کی مجلس حسینؑ بپا سب نے بےخطر
ملنے کو آئیں ساری زنانِ وفا سیرؑ
پرسہ دیا حسینؑ کا سر اپنے پیٹ کر
کچھ اور مجلسوں کا یونہی سلسلا چلا
پھر کاروانِ غم یہ سوئے کربلا چلا

(۹۵)

زنداں سے چھوٹ کے جو حرم کربلا میں آئے
قیدِ ستم سے وادیٔ جور و جفا میں آئے
پھر بے نوا یہ نالہ بلب نینوا میں آئے
جس میں لٹے تھے، پھر اسی دشت بلا میں آئے
نظروں میں جو قیامت عاشور پھر گئی
ایک ایک غم نصیب پہ بجلی سی گر گئی

www.emarsiya.com

(۹۶)

نظروں میں پھر گیا وہ قیامت کا پھر سماں
جب چھوڑ کر مدینہ کو آئے تھے سب یہاں
دیکھا نظر اٹھا کے جو سب نے یہاں وہاں
چشمِ خیال میں تھا لہو آگ اور دھواں
خیمے کبھی جدھر تھے ادھر دیکھتے رہے
کچھ بھی وہاں نہیں تھا مگر دیکھتے رہے

(۹۷)

بانو صدائیں دیتی تھیں ، اصغر کہاں ہو تم ؟
لیلیٰ پکارتی تھیں کہ اکبر کہاں ہو تم ؟
کلثوم کہہ رہی تھیں ، برادر کہاں ہو تم ؟
عباس جان ساقیٔ کوثر ، کہاں ہو تم ؟
زینب نہ ڈھونڈتی تھیں کسی نورِ عین کو
ان کی نگاہیں ڈھونڈ رہی تھیں حسینؑ کو

(۹۸)

چونکے جو اب تصورِ ماضی سے نوحہ گر
آئیں نظر شہیدوں کی قبریں ادھر ادھر
زینبؑ گرا کے خود کو مزارِ حسینؑ پر
کرنے لگیں یہ نوحہ تڑپ کر بچشمِ تر
قیدِ ستم سے چھٹ کے یہ غم خوار آئی ہے
بھیا ، اٹھو کہ زینبؑ ناچار آئی ہے

www.emarsiya.com

(۹۹)

کنجِ لحد میں چین سے سوتے ہو کیا ، اٹھو
تم پر جو بعد قتل کے گزری ہے وہ کہو
ہم پر بھی جو قیامتیں ٹوٹی ہیں وہ سنو
سب غم نصیب آئے ہیں ملنے ، اٹھو ، ملو
فرقت کے ایک سال جو صدمے اٹھائے ہیں
سب اشتیاق دید میں ملنے کو آئے ہیں

(۱۰۰)

بھیا ، تمھارے بعد وہ ہم پر ستم ہوئے
اہلِ جفا نے لوٹ کے خیمے جلا دیئے
سر سے ردائیں چھین لیں افواج شام نے
بے پردہ ہم کو کوچہ و بازار لے گئے
ہو کر اسیر شام کے دربار میں گئیں
بہنیں تمھاری مجلس میخوار میں گئیں

(۱۰۱)

چہرے ہم اپنے بالوں سے اپنے چھپائے تھے
اور مجرموں کی طرح وہاں تھے کھڑے ہوئے
رکھا تھا سر جو آپ کا ظالم کے سامنے
مس کرتا تھا چھڑی لب و دنداں سے آپ کے
پھینکی شراب آپ کے سر پر پلید نے
کیا کیا ہمیں ذلیل کیا ہے یزید نے

www.emarsiya.com

(۱۰۲)

بھیا ، سب آئے چھوٹ کے قیدِ یزید سے
کلثوم اور رباب ہوئیں یا کہ ہم ہوئے
لیکن تمھاری ایک امانت نہ لا سکے
ہم چھوڑ آئے شام کے زندان میں اسے
صدمے اٹھا سکی نہ دلاری وہ باپ کی
بھیا ، سکینہ مر گئی فرقت میں آپ کی

(۱۰۳)

زینب کے بین سن کے قیامت ہوئی بپا
ہلنے لگا مزارِ شہنشاہِ کربلا
زین العبا نے بڑھ کے پھوپھی سے یہ اب کہا
بس اب نہ بین کیجیئے بابا کا واسطا
یہ حشر ہو نہ آہِ دلِ بے قرار سے
زہرا تڑپ کے خود نکل آئیں مزار سے

(۱۰۴)

ہے تو بہت طویل الم کی یہ داستاں
بس مختصر یہ ہے کہ ٹھہر کر ذرا یہاں
پہنچا مدینۂ نبوی پھر یہ کارواں
مدت تک اک قیامتِ کبریٰ رہی جہاں
سجادِ زارِ دہر میں اس ابتلا کے بعد
پینتیس سال زندہ رہے کربلا کے بعد

www.emarsiya.com

(۱۰۵)

ساحر ، ہوا جو دہر سے رخصت یہ بےنوا
باقر نے وقت غسل تڑپ کر یہ دی صدا
پینتیس سال پہلے جو ان پر ہوئی جفا
اب تک نشان پشت پر اس کے ہیں جا بجا
نانا کو زخم زخم بدن اب دکھائیں گے
دروں کے نیل لے کے یہ جنت میں جائیں گے

تمت بالخیر

www.emarsiya.com